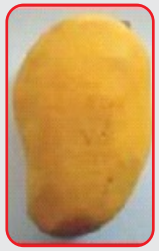
پنجاب میں آم کے باغات کی دیکھ بھال کیلئے سالانہ کیلنڈر

آم کی نفع بخش اقسام



















ادارہ تحقیق آم محکمہ زراعت جنوبی پنجاب، ملتان

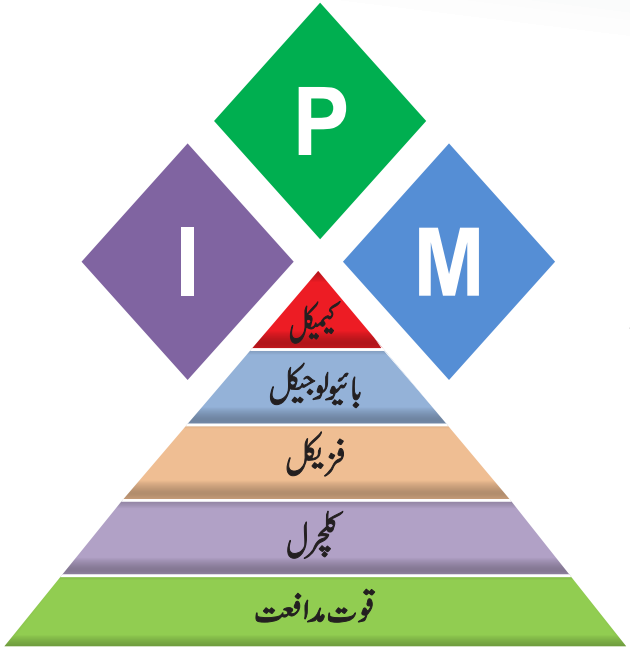
زیرنگرانی

ثاقب علی عطیل، سیکرٹری زراعت جنوبی پنجاب

تیارکردہ

عبدالغفار گریوال	پرنسپل سائنٹسٹ	(ہارٹیکلچر)
جاوید اقبال	پرنسپل سائنٹسٹ	(ہارٹیکلچر)
محمد طارق ملک	سینئر سائنٹسٹ	(پلانٹ پتھالوجی)
عابد حمید خان	سائنٹیفک آفیسر	(انٹومالوجی)
محمد عمران	سائنٹیفک آفیسر	(پلانٹ پتھالوجی)

پیش لفظ



کیڑوں اور بیماریوں کا مربوط طریقہ کار

آم پھلوں کا بادشاہ کہلاتا ہے۔ یہ پھل غذائی، طبی اور اقتصادی خصوصیات کی وجہ سے بہت اہم ہے۔ یہ نا صرف وٹامن اے اور سی کی ضروریات پوری کرتا ہے بلکہ فولاد، فاسفورس اور کیلشیم بھی مہیا کرتا ہے۔ پاکستانی آم ذائقہ کے لحاظ سے پوری دنیا میں منفرد مقام رکھتا ہے۔ آم کے باغات کسانوں کے لیے اچھی آمدنی کا ذریعہ اور قومی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آم کے باغات میں بہتر پیداوار کے ساتھ ساتھ جب تک پھل کے معیار کو قائم نہ رکھا جائے اُن سے اچھی آمدنی کی توقع نہیں کی جاسکتی۔ بین الاقوامی منڈیوں میں جہاں پھل کے معیار پر خاص توجہ دی جاتی ہے وہیں بدقسمتی سے ہمارے کسان اکثر لاعلمی اور فنی تعلیم کی کمی کی وجہ سے پھل کو بروقت اور صحیح طریقے سے برداشت نہیں کر پاتے۔ جس کی وجہ سے نا صرف اسکے معیار پر انتہائی برا اثر ڈالتا ہے بلکہ منڈیوں میں ایسے پھل کو پسند نہیں کیا جاتا اور معمولی سی کوتاہی کی وجہ سے اوسطاً 35 تا 40 فیصد انتہائی قیمتی سرمایہ کا ضیاع ہوجاتا ہے۔

باغات کو جہاں پودوں کے اچانک مرجھاؤ، ڈائی بیک، منہ سڑی اور بٹور جیسی بیماریوں کا سامنا ہوتا ہے وہیں نقصان دہ کیڑوں بالخصوص تیلہ، گدھیڑی، فروٹ بورر، پھل کی مکھی سے بھی نبرد آزما ہونا پڑتا ہے۔

زیرِ نظر کتابچہ میں نہ صرف آم کی نفع بخش اقسام کا ذکر ہے بلکہ نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کے تدارک کے لیے مربوط طریقہ انسداد جیسی حکمت عملی مرتب کی گئی ہے۔ جس میں زہروں کے استعمال کو کم سے کم سطح پر رکھا گیا ہے جبکہ کاشتی اور طبعی امور پر خاص توجہ دی گئی ہے تاکہ آم کے باغات میں نا صرف تحفظ نباتات ممکن ہو بلکہ ہر سال آم کی پیداوار میں اضافہ اور اخراجات میں کمی کے ساتھ ساتھ صحت مند پھل بھی میسر ہو۔

ثاقب علی عطیل

سیکرٹری زراعت جنوبی پنجاب

آم کی نفع بخش اقسام

3.3۔دُسہری (Dusehri)

یہ عمدہ ذائقے اور خوشبو والی اگیتی قسم ہے۔ یہ درمیانے قد اور باقاعدہ ثمر آوری کی وجہ سے بہت مشہور ہے۔

اِس کے پھل کا اُوسط وزن 200-250 گرام ہے۔ اِس کی جلد پر نمایاں نشان (Lenticels) ہوتے ہیں۔ اِس کا گودا ریشے سے پاک اور جوس کے اعتبار سے درمیانی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس کی گٹھلی باریک اور جسامت میں چھوٹی ہوتی ہے۔ اِس میں کُل حل پذیر مادہ (مٹھاس) 24 سے 25 فیصد ہوتا ہے۔ پودے کی اُوسط پیداوار 220 کلوگرام جبکہ اوسط پیداواری صلاحیت 300 کلوگرام فی پودا ہوتی ہے۔ اِس کی بعد از برداشت زندگی کم ہوتی ہے۔ اِس لئے یہ مقامی منڈیوں تک ہی محدود ہے۔ پنجاب میں اِس کی کاشت کا رقبہ 6 فیصد ہے اور مسلسل کم ہو رہا ہے۔ یہ قسم بھی نمکیات کو برداشت کرنے کی اچھی صلاحیت رکھتی ہے۔ یہ آم کی واحد قسم ہے جو سوڈیم کے نمکیات کو بھی برداشت کر لیتی ہے۔



پھل کی تصویر



کٹے ہوئے پھل کی تصویر

3.4۔انور رٹول (Anwar Retul)

یہ عمدہ ذائقے اور خوشبو والی اگیتی قسم ہے۔ اس کا درخت درمیانی جسامت کا ہوتا ہے۔ اس کے پھل کا اوسط وزن 200 گرام اور پکے ہوئے پھل کے چھلکے کی رنگت ہلکی پیلی جبکہ گودے کی رنگت زرد ہوتی ہے۔ پھل کے چھلکے پر نمایاں نشان (Lenticels) ہوتے ہیں۔ اس کا گودا درمیانے رس والا اور ریشے سے پاک ہوتا ہے۔ اس کی گٹھلی باریک اور چھوٹی جسامت کی ہوتی ہے۔ پھل میں کل حل پذیر مادہ (مٹھا) 25 سے 26 فیصد ہوتا ہے۔ مقامی منڈیوں میں بہت زیادہ پسندیدہ قسم ہے اور یہ تحائف کیلئے بہت مقبول ہے۔ پنجاب میں اس قسم کی کاشت کل رقبے کے 4 فیصد حصے پر مشتمل ہے اور اس کا رقبہ بھی مسلسل کم ہو رہا ہے چونکہ یہ قسم ایکسپورٹ کیلئے مناسب نہیں اِس لیے مارکیٹ میں یہ اچھا ریٹ نہیں لے پاتی اور اسی لیے یہ نئے ناغات میں کاشت نہیں ہو رہی۔



پھل کی تصویر



کٹے ہوئے پھل کی تصویر

3.5۔سندھڑی(Sindhri)

یہ ایک عمدہ ذائقے اور رنگت والی اگیتی قسم ہے۔اس کے پودے کی جسامت درمیانی ہوتی ہے۔پودے میں ہر سال پھل دینے کا رجحان غالب ہے۔پھل کا اوسط وزن 380 گرام ہوتا ہے۔پکنے پر چھلکے کی رنگت پیلی جبکہ گودے کی رنگت زرد ہوجاتی ہے۔اس کی گٹھلی باریک اور لمبی ہوتی ہے۔پھل میں کل حل پذیر مادہ (مٹھاس) 17 سے 18 فیصد ہوتا ہے۔پودے کی اوسط پیداوار 260 کلوگرام جبکہ پیداواری صلاحیت تقریباً 400 کلوگرام فی پودا ہوتی ہے۔آم کی یہ قسم پرانی پھل دار شاخوں پر بھی پھل اُٹھالیتی ہے۔اس کی بعد از برداشت زندگی نہایت ہی عمدہ ہے۔یہ دور دراز علاقوں تک رسائی کی صلاحیت رکھتی ہے۔اس لیے یہ قسم مقامی اور بین الاقوامی منڈیوں کیلئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔سندھڑی آم دنیا کے مختلف ممالک میں برآمد کیا جاتا ہے۔بین الاقوامی منڈیوں میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب اور برآمد کی وجہ سے پنجاب میں اس کی کاشت کے رقبے میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔یہ پنجاب میں دوسری بڑی قسم ہے جو کہ 16 فیصد رقبہ پر کاشت ہے اور اس کے رقبہ میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔





3.6۔چونسہ ثمر بہشت (Chaunsa Sammar Bahisht)

یہ عمدہ ذائقے اور خوشبو والی درمیانے موسم کی قسم ہے۔پودے کا قد بڑا اور بے قاعدہ ثمر آوری کا رجحان بہت زیادہ ہے۔پھل کا اوسط وزن 300 گرام ہوتا ہے۔پکنے پر چھلکے کی رنگت ہلکی پیلی جبکہ گودے کی رنگت گہری پیلی ہوتی ہے۔پھل کے چھلکے پر ہلکے نشان (Lenticels) موجود ہوتے ہیں اس قسم میں جوس اور ریشہ درمیانی نوعیت کا ہوتا ہے۔اس کی گٹھلی کی جسامت درمیانی ہوتی ہے۔اس میں کل حل پذیر مادہ (مٹھاس) کی مقدار 26 سے 27 فیصد ہوتی ہے۔پودے کی اوسط پیداوار 250 کلوگرام جبکہ اوسط پیداواری صلاحیت 450 کلوگرام فی پودا ہوتی ہے۔پھل کی بعد از برداشت زندگی کم ہوتی ہے۔یہ قومی اور بین الاقوامی منڈیوں میں کافی مقبول ہے۔یہ زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے والی قسم ہے۔پھل کی بعد از برداشت زندگی کم ہوتی ہے۔یہ قومی اور بین الاقوامی منڈیوں میں کافی مقبول ہے۔یہ زیادہ درجہ حرارت کو برداشت کرنے والی قسم ہے۔یہ دنیا کے مختلف ممالک میں برآمد کی جاتی ہے۔صوبہ پنجاب میں یہ آم کے کل رقبہ کا 37 فیصد ہے اور اس کے نئے باغات کاشت نہیں ہورہے ہیں اس کا رقبہ آہستہ آہستہ کم ہورہا ہے۔ایکسپورٹ کے بڑھتے ہوئے رجحان نے اِس قسم کو کافی متاثر کیا ہے اور نئے باغات میں اس کی کاشت بہت کم ہے۔





3.9۔سفید چونسہ (Sufaid Chaunsa)

یہ عمدہ ذائقے اور خوشبو والی پچھیتی قسم ہے۔اس کا درخت درمیانی جسامت اور باقاعدہ ثمر آوری کی صلاحیت رکھتا ہے۔پھل کا اوسط وزن 350 گرام ہوتا ہے۔پکنے پر چھلکے کی رنگت سنہری اور پیلے رنگ کی ہوتی ہے۔جبکہ پھل کی رنگت ہلکی سفید اور پیلی ہوتی ہے۔اس کے گودے میں رس اور ریشے کی مقدار متوسط ہوتی ہے۔اس کی گٹھلی درمیانی جسامت والی ہوتی ہے۔پھل میں کل حل پذیر مادہ کی مقدار 23 فیصد ہوتی ہے۔پودے کی اوسط پیداوار 175 کلوگرام جبکہ پیداواری صلاحیت 250 کلوگرام فی پودا ہوتی ہے۔یہ کورے سے پاک علاقوں میں کثیر التعداد پودوں کی کاشت کیلئے موزوں قسم ہے۔اس کی بعد از برداشت زندگی بہت زیادہ ہوتی ہے۔اور یہ بین الاقوامی منڈیوں کیلئے موزوں قسم ہے۔آم کی یہ قسم پودے پر پھل کو زیادہ لمبے عرصے تک روکنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔اس کی پیداوار کا بڑا حصہ بیرون ممالک ایکسپورٹ ہوتا ہے اور یہ قسم دنیا کے بہت سے ممالک میں مقبول ہے۔اس کی کاشت کا رقبہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس وقت 15 فیصد رقبہ پر کاشت ہے۔دریائی علاقے اس کی کاشت کیلئے زیادہ موزوں ہوتے ہیں۔اِس قسم کو پانی کی ضرورت سب سے زیادہ ہے اور اِس کا پھل گرمی سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔





3.10۔رٹول لیٹ (نمبر12) (Late Retaul)

یہ دیر سے پکنے والی قسم ہے۔اس کا پودا چھوٹا مگر ہر سال بھرپور پھل دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔یہ کیثر التعداد پودوں کی کاشت کیلئے انتہائی موزوں قسم ہے۔اِس کے پھل کا اوسط وزن 200 گرام، رنگت گہری زرد اور گودا انتہائی جوس دار ہوتا ہے۔اِس کے پودے کی اوسط پیداوار 150 کلوگرام اور پیداواری صلاحیت 250 کلوگرام فی پودا ہے۔یہ مقامی مارکیٹ میں بہت مقبول ہے اور اِس کا زیر کاشت رقبہ بڑھ رہا ہے۔اِس کے پودے کا قد چونکہ چھوٹا ہوتا ہے اِس لئے پرانے باغات میں خالی چوکوں کے اندر اِس کو بطور فلر لگایا جاتا ہے۔کمزور اور نمکیات والی زمینوں کیلئے بہترین قسم ہے لیکن اِس میں سوڈیم کے نمکیات کو برداشت کرنے کی صلاحیت بہت کم ہے۔



پکے آم کی تصویر



کٹے ہوئے پھل کی تصویر

3.11۔ عظیم چونسہ (Azeem Chaunsa)

یہ ایک نئی پچھیتی قسم ہے جو کہ چونسہ ثمر بہشت سے بہت مشابہت رکھتی ہے۔ پودے کی پیداواری صلاحیت بہت زیادہ اور اِس میں بے قاعدہ ثمر آوری کا رجحان غالب ہے مگر اِس کا پھل جسامت میں چھوٹا ہوتا ہے۔ پھل کا اوسط وزن 225 گرام گٹھلی کی جسامت درمیانی ہے۔ پھل کی مٹھاس تقریباً 24 فیصد ہوتی ہے۔ پھل اور گودے کی رنگت گہری زرد اور پکنے کے بعد پھل کی زندگی بہت لمبی ہوتی ہے۔ اِس کا پھل آندھیوں سے متاثر نہیں ہوتا اور پھل کی مکھی کا حملہ بہت کم ہوتا ہے۔ اِس کا پھل اگست کے دوسرے ہفتے میں تیار ہو جاتا ہے مگر اسے آخر اکتوبر تک پودے پر رکھا جاسکتا ہے۔ یہ قسم علی پور، بہاولپور اور جلالپور کے علاقوں میں سینکڑوں ایکڑ رقبہ پر کاشت ہے۔ یورپ، امریکہ اور کینیڈا کی منڈیوں میں بہت مقبول قسم ہے۔ اِس کا رقبہ بھی تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ یہ مستقبل کی بڑی قسم تصور کی جاتی ہے۔



پھل کی تصویر



بیرونی منڈیوں میں فروخت

3.12۔ چناب گولڈ (Chenab Gold)

یہ بھی ایک نئی قسم ہے جو کہ موسمی سندھڑی کے بعد تیار ہوتی ہے۔ پودے کا قد درمیانہ اور باقاعدہ پیداواری صلاحیت کا حامل ہے۔ پھل کی جسامت بڑی ہوتی ہے۔ اوسط وزن تقریباً 550 گرام اور پیداواری صلاحیت 250 کلوگرام فی پودا ہے۔ پھل اور گودے کی رنگت گہری زرد اور گٹھلی بہت باریک ہوتی ہے۔ گودا سخت اور بغیر ریشہ کے ہوتا ہے۔ پھل تیار ہونے کے بعد پودوں پر ایک ماہ تک رکھا جاسکتا ہے۔ پکنے پر پھل بہت چمکدار انتہائی صاف اور قابل دید ہوتا ہے۔ یہ قسم ایران اور چائنہ کی منڈیوں کیلئے بہت مناسب ہے۔ اِس کا رقبہ تیزی سے بڑھ رہا ہے اور یہ مستقبل کی ایک بڑی قسم تصور کی جارہی ہے۔



پھل کی تصویر



پھل کی تصویر



پھل کی تصویر

پنجاب میں آم کے باغات کی دیکھ بھال کیلئے سالانہ کیلنڈر

ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی امور	آبپاشی	تحفظ نباتات
جولائی تا ستمبر	پچھیتی اقسام میں پھل کی بڑھوتری جاری وسط جولائی تک اُگیتی، بعد ازاں وسطی اور پھر آخر ستمبر تک پچھیتی اقسام کی برداشت مکمل	☆جن پودوں سے پھل کی برداشت مکمل ہو فوری اُن کی کاٹ چھانٹ کریں۔ اور آم کے پھل دار پودوں کو سالانہ غذائی اجزا کی ضروریات میں سے 70 فیصد نائیٹروجن، 100 فیصد فاسفورس اور 50 فیصد پوٹاش بعد از برداشت ڈالیں اور آبپاشی کریں۔ ☆ بیمار، خشک، زمین کو چھونے والی اور آپس میں الجھی ہوئی شاخیں کاٹ دیں۔ پھل دار ڈنڈی کو اتارنا بھی مفید ہے۔ ☆ جو شاخیں اپنی حدود سے باہر ہوں انہیں مناسب جگہ سے کاٹ دیں اور یوں شمالاً، جنوباً پودوں کے درمیان 5-7 فٹ جبکہ شرقاً، غرباً 3-4 فٹ کا فاصلہ یقینی بنائیں۔ ☆وسط اگست کے بعد بیمار، خشک، زمین کو چھونے والی اور آپس میں اُلجھی ہوئی شاخوں کی کاٹ چھانٹ کے علاوہ کوئی اور ٹہنی نہ کاٹیں۔ اور بقیہ کاٹ چھانٹ وسط جنوری میں کریں۔ ☆پودے کی چھتری کے نیچے زمین کی ڈھلوان اس طرح بنائیں کہ پانی پودے کی آدھی چھتری سے آگے نہ جا سکے اور اونچی جگہ پر ملچر ڈالیں تاکہ نمی محفوظ رہے۔ ☆وہ پودے جو پھل کی نشوونما کے دوران نباتاتی بڑھوتری حاصل کر لیں انہیں نائٹروجنی کھاد ہرگز نہ ڈالیں۔ ☆ستمبر میں نئے پودے لگانے کیلئے داغ بیل کریں۔	☆ پھل کی برداشت سے 15 دن قبل آبپاشی روک دیں اور پھل کی برداشت کے بعد انتہائی ضروری کھاد یں ڈالنے کے بعد آبپاشی کریں اور نئی پھوٹ کی پختگی تک مناسب وقفہ (پودوں کی چھتری کے نیچے وتر خشک ہونے تک) سے آبپاشی جاری رکھیں۔ ☆ستمبر میں آبپاشی صرف ایک دفعہ کریں۔	پھل کی برداشت مکمل ہونے تک درج ذیل طریقہ سے پھل کی مکھی کے تدارک کو یقینی بنائیں باغ میں گرے ہوئے پھل کو ہر تیسرے دن اکٹھا کریں اور دھوپ میں پھینک دیں یا زمین میں دبا دیں ☆ پھل کی مکھی کے لئے جنسی پھندے لگائیں۔ ☆ہر متبادل پودے پر پروٹین ہائیڈرولائیسیٹ کا سپرے کریں اور یہ عمل پھل کی برداشت تک جاری رکھیں۔ ☆نئے پتوں پر تھرپس اور لیف مائنر کے ابتدائی حملہ کی صورت میں گوڈی کریں۔ نیز شدید حملہ کی ہونے پر محکمہ کی مشاورت سے ان نقصان دہ کیڑوں کا کیمیائی تدارک کریں۔ ☆منہ سڑی (Dieback) سے متاثر پودوں کی چھتری کے آخری حصہ میں ڈیڑھ فٹ چوڑی اور تین فٹ گہری نالی بنائیں۔ نالی کی مٹی پودے کی طرف ڈال کر جگہ کو 4-5 انچ زمین سے اونچا کر دیں اور باقی مٹی نالی کے دوسری (بیرونی) طرف رکھیں۔ ☆ نالی کی بیرونی وَٹ مضبوط بنائیں تاکہ حسبِ ضرورت نالی کی آبپاشی کو کنٹرول کیا جا سکے۔ ☆پودے کی چھتری کے نیچے بیڈ کو ملچر سے ڈھانپ دیں۔ اس مقصد کے لئے باغ میں اگی گھاس یا پرالی کا استعمال کیا جائے۔

ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی امور	آبپاشی	تحفظ نباتات
اکتوبر	اگیتی ودرمیانی اقسام میں نباتاتی بڑھوتری مکمل اور جڑوں کی بڑھوتری شروع	☆لیٹ اقسام میں پھل کی برداشت کے بعد کاٹ چھانٹ کا عمل جاری رکھیں، لیکن اس دوران صرف بیمار، کمزور، خشک الجھی ہوئی اور زمین کے ساتھ لگی ہوئی شاخوں کو کاٹیں۔ ☆زمین کی سنبھال کا عمل جاری رکھیں اور باغ میں نئے پودے لگانے کا عمل شروع کردیں۔	☆اکتوبر کے دوسرے یا تیسرے ہفتے میں آخری آبپاشی کریں اِس کے بعد آبپاشی بند کردیں۔	☆تنے کے ساتھ 3 فٹ کی دوری تک گوڈی کرکے گدھیڑی کے انڈے تلف کریں۔ ☆سکیلز کے حملہ سے متاثرہ شاخیں کاٹ دیں اور اِن پودوں کے اندرونی حصّوں کو شاخ تراشی سے روشن بنائیں۔ ☆درختوں کے تنوں پر بورڈو پیسٹ لگائیں کاٹ چھانٹ سے پودے کی چھتری میں روشنی گزرنے کیلئے راستے بنائیں، شاخوں کی چھدرائی کا عمل جاری رکھیں۔
نومبر تا جنوری	حالت خوابیدگی	☆گھنی چھتری کے حامل پودوں میں شاخوں کی چھدرائی کا عمل خوابیدگی کے دوران بھی جاری رکھیں۔ ☆کورے سے بچاؤ کے لیے چھوٹے پودوں کو پلاسٹک یا شیشم کے چھاپوں سے ڈھانپ دیں۔ ☆پودے کے اندر غذائی عناصر کی موجودہ مقدار جانچنے کے لئے جنوری میں پتوں کا تجزیہ کروائیں۔	☆آبپاشی بند رکھیں۔ ☆اگر کورے کا خطرہ ہو تو جنوری میں ایک دفعہ ہلکی آبپاشی کریں۔	☆گدھیڑی کو درخت پر چڑھنے سے روکنے کے لیے نومبر میں تنوں پر 30 سینٹی میٹر اونچائی پر مٹی میں توڑی ملا کر لیپ لگائیں۔ اس کے بعد اسی جگہ کے اوپر پھسلن والے پھندے (20 سینٹی میٹر چوڑی پلاسٹک کی شیٹ) لگائیں۔ اس شیٹ کے درمیان گریس کی ایک تہہ بھی لگائیں پلاسٹک شیٹ کے نیچے اکٹھی ہونے والی گدھیڑی کو تلف کریں۔ ☆تیلہ کے تدارک کے لیے درختوں کے تنوں پر مناسب کیڑے مار زہر کا سپرے کریں۔ ☆ماہ دسمبر میں پودوں کی عمر کے مطابق گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالی جائے ☆وسط جنوری میں جن پودوں کی کاٹ چھانٹ نامکمل تھی وہ مکمل کریں

ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی امور	آبپاشی	تحفظ نباتات
فروری و مارچ	پھول نکلنے اور پھل بننے کا مرحلہ	☆پودوں کو خوابیدگی سے جلد بیدار کرنے کے لیے فروری کے پہلے ہفتے میں قلمی شورے (پوٹاشیم نائٹریٹ) کا سپرے کریں۔ ☆اگر پھول کم نکلیں تو 10-15 دن بعد یہ سپرے دوبارہ کریں۔ ☆پودے کے نیچے سے قد آور جڑی بوٹیوں کو تلف کریں۔ ☆بقیہ 30 فیصد نائیٹروجن بور نکلنے پر جبکہ بقیہ 50 فیصد پوٹاش پھل بننے کے بعد ڈالیں۔ ☆بوران 60 گرام فی 100 لٹر پانی کے حساب سے مکمل بور نکلنے پر سپرے کریں ☆بٹور والی شاخ ایک فٹ پیچھے صحت مند حصہ کے ساتھ کاٹیں بٹور کو باغ سے باہر دھوپ میں ڈال دیں۔ ☆ہر پندرہ دن کے بعد ہر پودے سے بٹور تلف کریں۔	☆شروع فروری میں آبپاشی کریں۔ ☆آخر مارچ میں اگر درجہ حرارت 33 ڈگری سینٹی گریڈ سے بڑھ جائے تو دوبارہ آبپاشی کریں۔	☆پودوں کی چھتری کو روشن اور ہوادار بنانے سے پودے نقصان دہ کیڑوں اور بیماریوں کے حملہ سے محفوظ رہتے ہیں۔ تاہم بارشوں کی صورت میں شگوفوں اور پھولوں کے جھلساؤ کے خلاف کاپر کی حامل پھپھوندکش زہر کا سپرے کریں۔ ☆آم کے تیلہ اور سفوفی پھپھوندی (پاوڈری ملڈیو) کی مانیٹرنگ کرتے رہیں اور پھولوں یا پھل پر اس کے حملہ کی صورت میں کیمیائی تدارک کریں۔ ☆جب بور نکلنا شروع ہو جائے تو بور کی مکھی کی موجودگی کو جانچنے کے لئے تین تا چار مربع میٹر شفاف پلاسٹک پودوں کی چھتری کے نیچے جنوب کی سمت میں پھولوں والی شاخوں کے نیچے بچھائیں۔ روزانہ معائنہ کریں، اگر باریک سنڈیاں پلاسٹک شیٹ پر موجود ہوں تو آبپاشی کریں۔ بور کی مکھی کے حملے کو مزید روکنے کیلئے درختوں کی چھتری کے نیچے چھلائی کر کے دراڑیں بند کریں۔ ☆نقصان دہ کیڑوں کے حیاتیاتی تدارک کے لیے ٹرائیکوگراما کے کارڈ بحساب 10 کارڈ فی ایکڑ لگائیں اور یہ عمل ہر دس دن کے وقفے سے پھل کی برداشت تک جاری رکھیں۔ ☆دوست کیڑوں کے تحفظ کے لئے باغات میں پھول نکلنے پر غیر ضروری زہر پاشی سے اجتناب کریں۔

ماہ	نشوونما کا مرحلہ	کاشتی امور	آبپاشی	تحفظ نباتات
اپریل تا جون	پھل کی بڑھوتری جاری آخر جون میں اگیتی اقسام کی برداشت شروع	☆15 اپریل تک پودوں سے بٹور کی مکمل کٹائی کو یقینی بنائیں ☆ پھل سے جھکنے والی شاخوں کو سہارا دیں۔ ☆150 گرام سے بڑے گرے ہوئے پھل کو جمع کر کے دھوپ میں پھیلائیں یا زمین میں دبا دیں تا کہ پھل کی مکھی نہ پھیل سکے۔ ☆ جڑوں میں نمی برقرار رکھنے کے لیے پودوں کے گھیرے کے نیچے ملچر کا استعمال کریں۔ ☆ ماہ مئی میں مٹی کا تجزیہ کرائیں۔ ☆ باغ میں ہل چلانے سے گریز کریں۔	☆ آبپاشی کا دورانیہ کم کر دیں۔ ☆ آبپاشی ہمیشہ پودوں کے گھیرے کے نیچے دو تہائی جگہ کا وتر خشک ہونے پر کریں۔ ☆ اگیتی اقسام کی برداشت سے 15 دن پہلے آبپاشی بند کر دیں۔ ☆ کسی بھی موسم میں گیلی زمین کی آبپاشی ہرگز نہ کریں	☆ آخر اپریل میں تنے کے گرد درختوں کے نیچے موجود پتوں اور گھاس کو ڈھیریوں کی شکل میں اکٹھا کریں تا کہ گدھیڑی کی مادہ انہی ڈھیریوں میں انڈے دے۔ ☆ آخر جون میں انہی ڈھیریوں کو باغ سے باہر دھوپ میں پھیلا دیں تا کہ ان میں موجود گدھیڑی کے انڈے تلف ہو جائیں۔ ☆ چھوٹے پودوں کے تنوں پر بورڈو پیسٹ لگائیں۔ پھل کی مکھی کو مربوط انسداد درج ذیل طریقہ سے کیا جائے ☆ پھل کی مکھی کے لیے ماہ مئی کے شروع میں 2 جنسی پھندے فی ایکڑ لگائیں اور مکھی کی آبادی بڑھنے پر جنسی پھندوں کی تعداد کو بعد ازاں 4 اور پھر 6 جنسی پھندے فی ایکڑ تک بڑھائیں۔ ہر جنسی پھندے میں 10-12 دن بعد میتھائل یوجینال دوبارہ ڈالیں۔ ☆ مادہ مکھی کے تدارک کے لئے وسط مئی سے ہر متبادل پودے پر پروٹین ہائیڈرولائیسیٹ کا سپرے کریں اور یہ عمل دس دن کے وقفے سے پھل کی برداشت تک جاری رکھیں۔ ☆ فروٹ بورر کے حملہ کو جانچنے کیلئے وسط اپریل میں گچھوں میں موجود آم کا باقاعدہ جائزہ لیتے رہیں اور اگر گچھوں میں باریک سنڈی یا نمدار سیاہ نشان نظر آئیں تو مناسب کیڑے مار زہر سپرے کریں۔ اور پھر دھیان جاری رکھیں۔ ☆ اگر ممکن ہو سکے تو پھل کی برداشت سے ایک ماہ قبل پھل کی مکھی کے ممکنہ حملے کے پیش نظر بھورے رنگ کی ایسی کاغذ کی تھیلیاں جو اندر سے سیاہ ہوں ان کو پھلوں پر چڑھا دیں۔ ☆ چھوٹے پودوں کے تنے پر براہ راست دھوپ پڑنے کی صورت میں پرالی یا گھاس لپیٹ دیں تا کہ چھال پھٹنے سے محفوظ رہے۔ ☆ اگر بارشیں زیادہ ہوں تو حیاتیاتی پھپھوند کش (سٹروبلیورن گروپ) زہر کا سپرے کریں۔ تا کہ بعد از برداشت پھل کی بیماریوں کی روک تھام کی جا سکے۔



بڑے پودوں کی اچھی صحت اور تیز بڑھوتری کیلئے پانی کا جڑوں سے دور رکھنا اور ملچر کا استعمال



پھل دار پودوں کی شاخوں کو جھکنے سے روکنا



چھوٹے پودوں کی اچھی صحت اور تیز بڑھوتری کیلئے پانی کا جڑوں سے دور رکھنا اور ملچر کا استعمال

مینگو ریسرچ انسٹیٹیوٹ، ملتان

ایگریکلچر کمپلیکس، پرانا شجاع آباد روڈ ملتان

فون: 061-4423535

ای میل: mrimultan@yahoo.com

فیس بک: Mango Research Institute Multan